49022 ـ جمرات كوكنكرياں مارنے كا وقت

سوال

ميں بالتحديد جمرات كورمى كرنے كى ابتداء اورانتھاء كا وقت معلوم كرنا چاہتا ہوں ؟

پسنديده جواب

الحمد لله.

صحيح اورطاقتوروچست اشخاص كےليے عيدكےدن جمره عقبہ كوكنكرياں مارنے كا وقت عيد كےدن طلوع شمس سے اوركمزوراشخاص جوازدھام برداشت نہيں كرسكتے بچے بوڑھے اورعورتوں كےليےرمى كا وقت عيدكى رات آخرى حصہ سے شروع ہوتا ہے ۔

اسماء بنت ابى بكررضي الله تعالى عنہا عيدكى رات چاندغائب ہونے كا انتظاركرتى تھيں اورجب چاندغائب ہوجات تومزدلفہ سے منى روانہ ہوجاتى اورجمره عقبہ كوكنكرياں مارتى تھيں ۔

اورجمره عقبہ كوكنكرياں مارنے كا آخرى وقت عيد والےدن غروب شمس تک رہتا ہے ، اورجب ازدھام زياده ہوياوه جمرات سے دور پڑاؤ كيے ہوئے ہواوررات تک كنكرياں مارنے ميں تاخير كرنا چاہے تواس ميں بھى كوئي حرج نہيں ، ليكن اسے گياره تاريخ كى طلوع فجر تک تاخيرنہيں كرنى چاہيے ۔

اورايام تشريق يعنى گياره ، باره اورتيره تاريخ ميں رمى جمرات كرنے كا وقت زوال شمس يعنى نصف النھارجب ظہر كا وقت شروع ہوتا ہے سے ليكر رات تک گئےتک رہتا ہے ، ليكن اگررش وغيره كى بنا پررمى كرنے ميں مشقت كا سامنا ہوتوپھررات كوطلوع فجرتک رمى كرنے ميں كوئي حرج نہيں ، گياره ، باره اور تيرا تاريخ كوزوال شمس سے قبل رمى كرنا جائزنہيں كيونكہ رسول كريم صلى الله عليہ وسلم نے زوال كے بعد رمى كى اورلوگوں سے فرمايا :

مجھ سے حج كا طريقہ حاصل كرلو ۔

اوررسول كريم صلى الله عليہ كا باوجود اس كے كہ شديدگرمى تھى اس وقت تک رمى ميں تاخير كى اوردن كے شروع ميں رمى نہيں كى حالانكہ دن كے شروع كا حصہ ٹھنڈا اورآسان ہوتا ہے جواس بات كى دليل ہے كہ اس وقت سے قبل رمى كرنى جائزنہيں اوريہ اس پربھى دلالت كرتا ہے كہ نبى كريم صلى الله عليہ وسلم زوال ہوتےہى نماز ظہرادا كرنے سے قبل رمى كرليتے تھے ۔

اوریہ بھی اس کی دلیل ہے کہ زوال سے قبل رمی کرنا حلال نہیں اوراگر جائزہوتی توزوال سے قبل رمی کرنا افضل تھا تا کہ نماز ظہراول وقت میں ادا کی جاسکے کیونکہ اول وقت میں نماز کی ادائيگي افضل اوربہتر ہے ۔

لھذا اس سے حاصل یہ ہوا کہ ایام تشریق میں زوال شمس سے قبل رمی کرنا جائزنہیں ہے ۔

دیکھیں : فتاوی ارکان اسلام صفحہ نمبر (560) ۔

اوروہ مزید یہ کہتے ہیں :

عید کے دن جمرہ عقبہ کورمی کرنے کا وقت گیارہ تاریخ کی طلوع فجر ہونے پرختم ہوجاتا ہے اورکمزورو ناتواں لوگ جورش براداشت نہیں کرسکتے ان کےلیے رمی کرنے کے وقت کی ابتداء یوم النحر (عید کے دن) کی رات کے آخری حصہ سے شروع ہوتا ہے ۔

اورایام تشریق میں جمرہ عقبہ کی رمی بھی باقی دونوں جمرات کی رمی کی طرح زوال کے وقت (نماز ظہرکے اول وقت) شروع ہوتی ہے اوردوسرے دن کی طلوع فجر کے وقت ختم ہوجاتی ہے ، لیکن جب ایام تشریق کا آخری دن یعنی چودہ تاریخ کی رات ہوتو اس رات کورمی نہیں کی جاسکتی ، کیونکہ اس دن غروب شمس کے وقت ایام تشریق ختم ہوجاتے ہیں ۔

اس کے باوجود دن کے وقت رمی کرنا افضل اوربہتر ہے لیکن یہ ہے کہ اس وقت حجاج کرام کی کثرت اورازدھام تا ہے اورایک دوسرے کی پرواہ نہیں کرتے جب حاجی کونقصان پہنچنے کا ہلاک ہونے یا بہت سخت مشقت کا خدشہ ہو تووہ رات کے وقت رمی کرلے تواس میں کوئي حرج نہیں ۔

اسی طرح اگراس نے بغیر کسی خوف اورخدشہ کے رات کورمی کی توپھر بھی اس پرکوئي حرج نہیں ، لیکن افضل اوربہتر یہی ہے کہ وہ اس مسئلہ میں احتیاط کرے اورضرورت کے بغیر رات کے وقت رمی نہ کرے ۔ اھـ

دیکھیں : فتاوی ارکان اسلام صفحہ نمبر (557 ـ 558) ۔

واللہ اعلم .